ہیٹر اور چولہے کے سامنے نماز کا حکم

1

ریفرنس نمبر: Aqs 1768
تاریخ: 21-01-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ گیس والے ہیٹر کے سامنے نماز کا حکم؟ نیز ہیٹر کے ساتھ چولہے بھی استعمال کیے جاتے ہیں، ان کے سامنے نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

گیس کے ہیٹروں میں عموماً ایک جالی لگی ہوتی ہے اور وہ جالی آگ کی وجہ سے سرخ ہو جاتی ہے، لیکن وہاں نہ تو انگارے ہوتے ہیں اور نہ ہی بھڑکتی ہوئی آگ ہوتی ہے، لہٰذا اگر نمازی کے سامنے اس قسم کا چلتا ہوا ہیٹر ہو، تو اس میں کراہت نہیں، کیونکہ مجوسی (یعنی آگ کی پوجا کرنے والے لوگ) اِس کی پوجا نہیں کرتے اور اگر بھڑکتی ہوئی آگ یا دہکتے انگاروں کا تنور یا چولہا وغیرہ سامنے ہو، تو یہ **مکروہِ تنزیہی** ہے، کیونکہ مجوسی سامنے بھڑکتی ہوئی آگ یا دہکتے انگارے رکھ کر پوجا کرتے ہیں، تو ایسی صورت میں ان کے ساتھ مشابہت ہو گی۔

چنانچہ محیط برہانی پھر بنایہ شرح ہدایہ میں ہے: ”ان توجه الى سراج او قنديل او شمع لا يكره۔۔۔ بخلاف اذا توجه الى تنور او كانون فيه نار تتوقد فانه يكره لانه يشبه العبادة لانه فعل المجوس فانهم لا يعبدون الا نارا موقدة“ ترجمہ: اگر کسی نے چراغ، لالٹین یا شمع کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، تو یہ مکروہ نہیں، بخلاف اس صورت میں کہ جب تنور یا ایسے چولہے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، جس میں آگ بھڑک رہی ہو، تو یہ مکروہ ہے کہ اس میں آگ کی عبادت سے مشابہت ہے، کیونکہ یہ مجوسیوں کا فعل ہے کہ وہ بھڑکتی آگ ہی کو پوجتے ہیں۔

(البنایہ، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، فصل فی العوارض، ج2، ص549، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی قاضی خان میں ہے: ”ويكره ان يصلى وبين يديه تنور او كانون فيه نار موقودة لانه يشبه عبادة النار وان كان بين يديه سراج او قنديل لا يكره لانه لا يشبه عبادة النار“ تنور یا ایسا چولہا، جس میں

بھڑکتی آگ ہو، تو اس کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ آگ کی عبادت کے مشابہ ہے اور اگر نمازی کے سامنے چراغ یا لالٹین ہو، تو اس میں کراہت نہیں، کیونکہ یہ آگ کی عبادت کے مشابہ نہیں۔

(فتاوی قاضیخان، کتاب الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ وما یکرہ فیھا وما لا یکرہ، ج1، ص112، مطبوعہ کراچی)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”شمع یا چراغ یا قندیل یا لیمپ یا لالٹین یا فانوس نماز میں سامنے ہو، تو کراہت نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور بھڑکتی آگ اور دہکتے انگاروں کا تنور یا بھٹی یا چولہا یا انگیٹھی سامنے ہوں، تو مکروہ کہ مجوس ان کو پوجتے ہیں۔“ (فتاوی رضویہ، ج24، ص619، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اس مکروہ سے مراد مکروہ تنزیہی ہے۔ جیسا کہ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مکروہاتِ تنزیہیہ کے بیان میں فرماتے ہیں: ” جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے، شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔“ (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ636، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

23 جمادی الاولیٰ 1441ھ/21 جنوری 2020ء

المفتی دارالافتاء اھلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے